المنة لله که این مجموعهٔ قصص نادره یعنی

قصهٔ عادِ اول و

قصهٔ عادِ ثانی و

رسالهٔ جهادیه

در متنِ کتاب بحاشیه

قصهٔ شاه روم و

قصهٔ اصحابِ کهف

در شهر کانپور بمطبع مسیحائی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاص زیبا ہی آدمی کو خلعت حمد و ثنا
لگ سکی جس کی نہ دل پاک کو گرد فنا
فی الحقیقت ہی یہ دنیا فانی و ناپائیدار
چاہیی اس بیوفا سی کر تو اول ہی کنار
ورنہ آخر یہ تجہی کو چہوڑ دیگی ایکروز
کچہ نہ کام آویگا اوسدم پہر ترا زاری و سوز
ہی سراسر آتش موہوم بالائی ہوا
اس بنائی اصل کو کیا ہی ثبات ای بینوا
مال و دولت جاہ و حشمت گنج و نعمت تخت و تاج
اسپ و فیل و فوج و لشکر پاس تیری ہی جو آج
کل کو موت آویگی جسدم تو تو ہوگا چل کہڑا
یہ کہیں محض رہجاویگا سب پڑا
کام وہان تیری نہ کچہ آویگا یہ بہلا کبہی
ہو رہا ہی جسپہ نازان اپنی دل مین تو ابہی
محکمی مین حشر کی جب تجہسی پوچہین گی عمل
بن پڑیگا تب نہ کچہ رہجائیگا ہاتہون کو مل
ہو سکی جو آج کر لی جلد اسی ای خوشخصال
کل کو تو ہو یا نہو کسکو خبر ہی اسکا حال
ہی یہ در بی بہا سب کہتے ہین جسکو زندگی
بندگی مین صرف کر تو تا نہو شرمندگی
یہ امانت ہی خدا کی باپ کی تیری نہین
زعم باطل سی تو اپنی زرک نہ کہا جانا کہین

اور جو جاتا ہی بوالہوس آتی ہی گہون کیا اسکا رنگ
پیٹ میں بہرلی جو بادی گنج قارون پلید
جائی عبرت ہی یہ دنیا دیکہ گورستان میں
کبر و نخوت سی جنہون کا تہا دماغ افلاک پر
وہ حشم وہ جاہ وہ اقبال وہ عیش و سرور
اب کدہر جاتا رہا ہی سوچ تو دل میں ذرا
یہ مقابر اونچی اونچی جو کہ ہیں عالی بنا
مت سمجہ تو مقبری ہیں یہ وزیر و شاہ کی
دیکہ کیا کیا لوگ گز موت کی کہا کہا کی چوٹ
یہ ہی تو آخر کبہی دنیا میں جیتی ہونگی سب
کہیلتی ہنستی بہی ہونگی اپنی دلدارونکی ساتہ
کیا ہوئی وہ ہمنشین وہ ہمدم و ہمراز سب
بیکس و تنہا یہان ہیں اب میان خاک گور
اب کہاں وہ سر ہی جسپر رکہتی تہی تاج ہی
کیا لکہوں وصف سراپا جو کہ تہا وہ کہو گیا
گوش و بینی و دہان چشم و موی گوشت پوست
استخوان معلوم ہوتی ہیں فقط اب چند چند
کاسۂ سر تو پڑا ہی ٹہوکرین کہاتا کہین
اور کسی جا پر گڑی ہیں مہرہای پشت سب

انکی جو انکہون تہی تہی یہ عرصۂ دنیا بہی تنگ
پہرتی وہ فرخ کسطرح کہتا رہی بل مرنی پہ
کیسی کیسی نازنین سوتی ہیں اس صحرا میں
عاجز و لاچار ہوکر اب پڑی ہیں خاک پہ
وہ تجمل وہ تشخص وہ تبختر وہ غرور
بیکس و بی لب پڑی ہیں یان ہی سب کیا آجکل
کیسی کیسی انکی اندر ہیں گری اہل صفا
فرش سی تا عرش پہنچی تہی انکی آہ سے
اس سرای فانیہ میں ہو گئی ہیں لوٹ پوٹ
قتل وہ کی باعیش و عشرت کہا لیتی ہونگی سب
بیٹہتی اٹہتی بہی ہونگی وہ دوستون یارونکی ساتہ
وہ غذائیں وہ مزی وہ چونچلی وہ ناز سب
ہو گئی سر گل کی سب غذا لی مار و مور
اور کہاں وہ قد موزون غیرت سرو سہی
وہ سراپا اب سراپا لی سرو پا ہو گیا
کچہ بہی تو باقی نہین ہی کیا لکہوں میں پیر پوست
سو بہی یکجا پر نہین بکہری پڑی ہیں بند بند
استخوان پا کہین ہر زانو نظر آتا کہین
اور کہین بکہری پڑی ہیں بند بند انگشت سب

وہ کرے خدمت کسی کی جسکی ہو کچھ دل مین آس
سر فرو ہے میرے آگی خلق کی گردن فراز
یہ تو کچھ ہے پاس میرے اور کیا باسے رہا
بولی وہ ہنس کر کہ یہ تیرا ملک و مال تخت و تاج
جیتی ہی حق تک سمجھ لی اسکو جو تیری ہی سات
اور جو ایمان خدای پاک پر تو لاے گا
بلکہ میرا مین جسکی سلطنت تیری سے کہے
یہ ہی فانی وہ ہی باقی اسکو اس سی کیا حساب
وہ اسکو سنی یون لگا کہنی وہ سن جنت کا نام
جو صحیفی تھی ہادی انبیا کی اوس زمان
حسب فرمان واعظون کی حال جنت ارست
سن ساری کیفیت کہنی لگا وہ بد سرشت
اوسکی بھی پیدا ہمین کچھ مجکو یہ کیا ہی محال
اور اسیدم اپنی سردارو نسی ایک سوال کار
بھیجی ہر جانب حاجب و یکی دینار و درم
اور بھیجی حکم ہی کیا قریب و کیا بعید
کہ کرو ارسال اس شبیہ کی نالی تیل و تقال
اور اقسام جواہر جس قدر ہو دستیاب
حسب امکان جو بہم پہنچا وہان پر سیم و زر

مجکو کیا پروای خدمت سلطنت ہی میرے پاس
کس کی آگی مین کرون گردن پست تنا اب دراز
جو خدا دیگا تمہارا مین اگر مانون کہا
دیگا کوئی اور بھی کل جسکو تو بھولا ہی آج
بعد مرنی کی یہ اصلا کچھ نہین لگتی کا ہاتہ
اوسکی بدلی باغ جنت آخرت مین پائیگا
وزن کی سو نسی ہوگی مطلقا پاسنگ بھی
یون بھی تو نسبت نہین جون ذرہ پیش آفتاب
کہ وہ کیا شی ہی بتا کیفیت اوسکی تمام
ہرچ تہا احوال جنت اوسکی اندر بیگمان
پڑہ سنایا ان صحیفو نسی وہ سب لکہ و کاست
کہ اسی پر تم ہوئی نازان یہ بہلا کیا ہی بہشت
ایک جنت بھی بنا سکتا ہون مین اوسکی مثال
کہ کی ہمشہ ہر کسی کی آدمی یک یک ہزار
تا ہم پہنچائین دو اسباب بتعمیر ارم
خسروان ہر ولایت کو بتاکید مزید
چاندی و سونی کی اینٹین قالبون مین ڈہال
کان و دریا سے منگا کر اوسکو بھیجو شتاب
اور اقسام جواہر مثل یاقوت و گہر

اور بھی گل گلاب مشک و عنبر چھڑکوان
ہر مکان اپنی آرایش و رنگ مین تہا فرد فرد
پہر بنائی گرد شہر کی منارے چیدار
تا نگہبانی کرین اس شہر کی پیل دہنار
اور بچہائی اطلس و کمخاب کی فرش و فروش
اور لگائی ہر دالان مین پردی تمام
اور جڑی موقع بموقع ہر مکان مین بیشمار
پہر بسائی جابجا پیشہ ور اوس شہر مین
تا رہین مشغول وہ سب اپنی اپنی کار مین
اور پہنائی انکو وہ پوشش نفیس و خوشنما
لگتی ہین بارہ برس کامل مین جب سارا وہ شہر
تب روانہ کر دئی سب اپنی سردار و امیر
پہر ہوا رخصت وہین کو خود وہ شداد پرشکوہ
اور از روی تمسخر واعظون پر وہ دئی
کہ بھلا ایسی ہی جنت کی لیی مجکو سدا
اب غور کرلی مری اس بی نیازی پر خیال
جو کہا تہا تمنی وہ اب کرو کہا یا نہین
یوہین اپنی لاف مین مغرور وہ شاد پہر
آئی استقبال کو تب شہر کے سارے امیر

صرف ہو تعمیر مین کیا تہا دکان و کیا مکان
کوئی مطلا کوئی منقش کوئی برنگ لاجورد
کرکی انواع جواہر سی مرصع یک ہزار
باری باری ان منارونکی اوپر سب چوکیدار
ہر مکان و ہر دکان مین خوشنما و پر نقوش
تہا نہایت خوبصورت جس مین زر دوزی کا کام
چاندی و سونی کی برتن خوشنما و آبدار
جو کہ ہی مشہور اور معروف ساری دہر مین
با فراغت ساری دکانون پہ ہر بازار مین
رشک لیجا جسکی زیبائش پہ طاؤس و ہما
ہو چکا طیار اس ترتیب سی یکتائی دہر
تا کہ ہون ہر قصر مین اوس شہر کی مسکن پذیر
اپنی دار السلطنت سی وہ شہ گیتی پژوہ
یون لگا کرنی سبہونکی سامنی طعنہ زنی
دی تہی تکلیف تم کہ سر جہکا پیش خدا
اور بس اپنی سرکی کارسازی پر خیال
کوئی سمجہا اور یہی ہو دیگا عالم مین کہین
چلتی چلتی جبکہ جا پہنچا قریب باب شہر
ایک بڑی آرایش و زینت سی با جم غفیر

اور نذر دین دکئے و نا عاقبت اندیش سب
کہتی ہین کہ جیسی وہ ارم کی اندر ایک پانو ن
کی رکہنی کو تہی امر حق سی اک بانگ درشت
بلند وہ شہر مانند طلسم ای نکیا م
بعض نسخون مین لکہا ہی کہ جناب کردگار
کر چکی اتہک کسی مخلوق کی اوپر کہین
عرض کی اونی کہ دو شخصون پر ای رب العباد
ایک وہ عورت جسکی تہا ہمراہ طفل شیرخوار
روح اوسکی قبض کرنی کی تہی مجکو سپرد
مجکو یہ افسوس آیا کہ اب اوسکی پرورش
دوسرا وہ شاہ جسنے بہر تعمیر ارم
ہو چکا طیار جب وہ بلدہ زیبا سرشت
تب چلا وہ دیکہنی کو باہزاران عز و شان
مجکو رقت آئی یہ لہد م اوسکی حسرت کی اوپر
کیا کرون اسوقت تیری حکم سے معذور تہا
حضرت حق سی ہوا ارشاد کہ یہ شہریار
کیسی شفقت سی کرایا مین نی اوسکو پرورش
پہر کیا اسکو عنایت ملک و مال بی قیاس
محسن منکر ہو کی احسانون سی میری وہ ولی

پہلے اس شاہ کو ہمراہ عیش و طرب
اسی ارادہ سی رکہا اوسنی کہ اوسکی جا ون
مرگئی صدمی سی جسکی جگر کہتی سب ایکشت
ہو گیا غائب نگاہون سی یکایک دہلا م
قابض الارواح سی کہنی لگا یون ایکبار
رقت قبض روح کچہ رقت بہی آئی یا نہین
مجکو رقت آئی وقت قبض جان جدسی زیاد
او سمندر مین بہی جاتی تہی تختی پر سوار
بیکس و بی بس وہان پر رہگیا وہ طفل خورد
کسطرح ہو گی یہان پر کون اسی دیگا خورش
کر دلی برباد لی تعداد و دینار و درم
چاندی و سونی کی اینٹون سی یہ تشبیہ بہشت
جو مین پہنچا درکی اوپر قبض کرلی ہین جان
کس تماشے بنایا اور نہ دیکہا اک نظر
ورنہ مجکو اپنی جانب سی یہ کب منظور تہا
تہا وہی لڑکا جسی دیکہا تہا تختی پر سوار
غیر کی ہاتہون بلا مادر بانواع خورش
تا بجان و دل ہی وہ بندہ نعمت شناس
اپنی شامت سی لگا جب مارنی لاف منی

مردم آزاری مین ہرگز نہین ٹہیرتی کم نہین
غصب کرنی مین پرائی مال کی کچھ غم نہین

ستہتی ہمیشہ درپی شر و فساد
کچھ نہ خوف حق ہی دلمین اور نہ کچھ شرم عباد

آپ کی جاگیر مین یارو نہین ہی یہ جہان
تم سی لاکھون ہو گئی ہین اور پہر ہونگی یہان

یہ جو ہی سو محض اپنی زعم باطل سی ابہی
گو یا مرنا ہی نہوگا تمکو دنیا مین کبہی

ہی کمال زندگی ہشتاد یا ہشتاد سال
یا نہایت سو تلک پہر آگی جینا ہی محال

سخت نادانی ہی اتنی زیست پر کرنا غرور
آخرش مر کر خدا کو منہ دکہانا ہی ضرور

جو کہ اب موجود ہین اسوقت مین ہم تم سبہی
سو برس کی اندر اندر لی نہونگی ایک بہی

اور ہی آکر تمہاری جا پہ رکہین گی قدم
بعد کچھ روز کی وہ بہی لینگی پہر راہ عدم

کیونکہ اس بحر فنا مین غیر ممکن ہی نجات
ہونگی گرداب مین ہی سبکی کشتی حیات

تہی بہار گلشن ہستی نہایت جلوہ گر
جو خزان ہستی کا یہان نہوتا کچھ خطر

کٹ گئی جو عمر وہ تو ہو گئی مانند خواب
اب جو کچھ باقی ہی آگی وہ ہی مانند حباب

حضرت آدم سی اب تک کیسی کیسی مہ لقا
ہو گئی نابود جو تہی مارتی لاف بقا

کیا سکندر کیا فریدون کیا جم و کیا کیقباد
اس بیابان فنا سی اڑ گئی مانند باد

اب اسی پر ای عزیز و ایکدن کا ماجرا
کہ سناؤن جو سنو تم گوش عبرت سی ذرا

کرتا پہرتا تہا مین اکدن یون ہی گورستانکی
جا پڑا اک استخوان کہنہ اوپر میرا پیر

بولی وہ یون عظم بوسیدہ زبان حال سی
ای میان مت روند ہمکو اپنی تو اس چال سی

حال بہی تیرا اسی دستور کیا ہونا نہین
اس بساط بیکسی پر کیا کبہی سونا نہین

باغ ہستی مین رہیگا کب تلک پہولا ہوا
اپنی نخوت سی خزان ہونکو ہوا لاہوا

ہم بہی تو تیری طرح دنیا مین جیتی تہی کبہی
چلتی پہرتی ہستی گاتی کہاتی پیتی تہی کبہی

[illegible]

شاد و خرم تھی ہمیشہ دولت و اقبال سی — سب بپا تھا عیش انکو ملک سی اور مال سی
کیا کنیز و اپری رو کیا پری پیکر غلام — کیا انہیں خورش اور کیا جلیس خوش کلام
کچھ نہ تھی انکو کمی دنیا کی ساز و برگ سی — پر یہی افسوس جو رہتی تھی غافل مرگ سی
جب تلک جیتی رہی یہ ولین کبھی آیا نہ سوچ — کر لیا یک موت نی یکبارگی لگا دبوچ
جو کہ پھر رہتی تھی ہمسر جان اور جی سی نثار — نوکر و چاکر غلام و خادم و خویش و تبار
جب ہوا آکر مسلط موت کا ہمسر مرض — ہو گئی وہ پوش وہ سب دوستان خود غرض
دم بخود ہو رہ گئی وہ دم نکلتی ہی تمام — ہی پڑا اس بیکسی این اب خدا سی انکو کام
چند دم کی عیش دنیا تھی فقط الزام کو — اب یہان انواع رنج و درد ہین مادام کو
رہ گیا جو تھا وہین سب منصب و اقبال و جاہ — کچھ نہ ساتھ آیا سوائی حسرت و افسوس و آہ
گور مین آتی ہی پہلی سب بگڑا گوشت و پوست — کھا لیا کیڑون مکوڑون نی سمجھ کر اپنا دوست
بعد ازان کی رگین جدا استخوان کچھ نغز نغز — اور زمین اپنا گھر کیا ہر اک نی کھا کھا کی مغز
کچھ دنون مین ہو گئی جب ریزہ ریزہ پاش پاش — چٹ کیا کیڑون مکوڑون کا بھی آتی ہو بود و باش
اب یہ ریزی ہی اڑیون کی جا بجا جو ہین تمام — دیکھی کب تک رہین یہان پائمال خاص و عام
ای **محمد** ہو چکا یہ حال تو سارا بیان — اب یہان کچھ نظم کر تو عاد اخری کا بیان

قصہ دویم بیان ہلاک شدن عاد ثانی

حسب تفسیری کہ راوی داستان ہی شروع — پھر موافق ہی عزیزو کی سب ای باخشوع
اسطرح فرما گیی ہین راویان راستگو — عاد آخری کی بیان مین یاد رکھ ای نیکخو
یعنی جو پہلی سی بڑی ایک قد مین سب وہ قوم عاد — ساٹھ گز سی کم نتھی اور ساٹھ گز سی زیاد

[illegible]

کہون تمسی ایسا جہان تک جو کری مجکو ہلاک
جسکو ہم چاہین کرین سکتا ہی کوئی مجکو روک
ہیہ جو بولی کہ ابہی سی مت مجکو تم حد سی بیش
کہتی ہین وہ قحط مین ایسی ہوئی تہی مبتلا
چونکہ کیا موقوف پانی کا برسنا ایک تخت
آخرش کچہ لوگ باہم مشورہ کرنی لگی
آخرش یہ بات ٹہرائی سبہون نی کرکی غور
ایک شتر آدمی اونمین تہا جو تہی تیز گام
ان دنون وہان قوم جبارین کا تہا بندوبست
اور کیا اظہار اونلوگونسی سب نی کلمہ کا ست
نام مرثد انکا تہا اک شخص نی سنکر یہ حال
سمجہا ان باتون تمہاری سی مجہہ پتا ہی اب
اس بلا سی رستگاری یون نہین آنیکی ہاتھ
تمکو لازم ہی کرو جا التجا یہ پیش ہود
کیونکہ تم باغی ہوا اونسی یہ اوسکا ہی وبال
وہ لگی کہنی کہ ہان یہ بات تو ہی لاکلام
اہو داماں تمنا کو گل مقصود سے
سب ہی پہونچین گی بیت الله سی جو آئی ہو
اور کہا مرثد سی تو ہمراہ مین کچہ کرکی بات

اپنی زور و زر سی ہم جسکی کہین کچہ ہم ہلاک
انسی ایسی وہ تکبان وہی لگی جم تہونک تہونک
دیکہ لینا آپہی جو ہوگا سو آویگا پیش
کرگئی یک تیسری ہی سال ساری بلبلا
پڑگیا یکبارگی اوس سرزمین مین قحط سخت
کہ بتاو کیا صلاح اب لوگ تو مرنی لگی
یہ کرین چلکر دعا کعبہ مین یہ بہتر ہی طور
بہر استسقا ہوئی وہ عازم بیت الحرام
چلتی چلتی جا ملی اونسی یہ سب ناحق پرست
حال اپنی ملک کا جسطور سی تہا سب درست
اونسی سنکر وہ لگا کہنی کہ ای اہل ضلال
ہی نہین اس ملک مین وہ قحط الا قہر رب
جبتلک ایمان نہ لاو اپنی پیغمبر کے ساتھ
یہان تمہارا آہ و نالہ کچہ نہین کرنیکا سود
مت سمجہنا اسکو ہرگز اور قحطونکی مثال
پر یہان سی خالی جانا ہوگا ذلت کا مقام
بلکہ تمہین ہم نہین ملنی کی ہرگز جود سی
منہہ کی ہی کچہ بشارت ساتھ اپنی لائی ہو
اب کوئی تدبیر بتلا جس سی حاصل ہو مراد

اور ہوئی آغاز باد تند چلنی ایک تحت ... دیکھکر گھبرا اوٹھی یہ حال زیر گشتہ تحت

اور سوا اسکی جو تھی وہ سعدین بود جسیم ... طبقۂ چارم زمین مین قدرت حق سی مقیم

اوسکو بھی بیجا اوس سیوم اسطرح فرمان حق ... کہ نکل تو بھی زمین کی توڑ کر چار طبق

ہوگئی سب تنگ کی ساری زمین مین باد کی ... جابجا سوراخ لاکھون جیسی تھی گاو کی

اور بلا ایک جو موکل اوسپہ تھی بھر تباہ ... کہ نکر ڈالی کہین وہ بیگناہون کو تباہ

روکتی تھی وہ مگر رکتی نتھی وہ زینہار ... ہاتھ سی جاتی رہی اوسکی عنان اختیار

یکبیک اوڑنی لگی بارود کی سی جب سرنگ ... تب تو فق ہونی لگا ہر ایک کی چہرے کا رنگ

ہوگئی سب کس قدر دمین کہ اب جائی پناہ ... اس ہوائی تند سی ہرگز نہین آتی نگاہ

کرلی تہخانون مین جا چھپنی لگا ہر جو اس ... اور کوئی برجون حصارون مین جو تھی محکم اساس

اور کسی نی آپکو زنجیر سی ڈالا جکڑ ... بازہ سخت کوئی رہی اپنی ہاتھون کو پکڑ

اور اپنی عورتونکو کر کی اونٹون پر سوار ... آہنی ہودون مین زنجیرون سی جکڑا استوار

پر زمین سی یون اڑاتی تھی اونہین وہ باد تند ... کہ فلک پر وہ نظر آتی تھین مانند جراد

پھر وہانسی لا زمین پر مارتی تھی بی قصور ... سر ہی پاک جسم ہو جاتا تھا سارا چور چور

پر نہین لیجاتی تھی مردونکو اڑا افلاک پر ... اور وہانسی پھر ٹپک دیتی تھی لاکر خاک پر

پس اسی دستور سی اس بادنی بی خوف و باک ... سات رات اور آٹھ دن سبکو کر ڈالا ہلاک

یون اوڑایا تھین زمین پر ائی لاشین ایک تحت ... پھولی ہوکر گری جیسی کھجوریں کی درخت

سب اماموں اور شانوں کی طرف سی اتنکار ... آہی جاتی تھی ہوا یون ہوگئی تھی وار یار

ایک سی باقی نچھوڑا نام لیوا عاد کا ... تخم تک گم کردیا اوس شجرۂ بیداد کا

چھوڑ کیکر ہوسکو سہلی ہی بی قیل و قال ... بیٹھی تھی جا ایک جزیرے مین بامر ذو الجلال

ہم ہو یہی ہو کہ اس دنیا ہی مین جو ہی سو ہی — آخرت کی پہر خدا جانی وہ باہر کیا ہی تیے (?)

واسطی خوف و رجا کی دوزخ و جنت کی نام — دیکھلی ہین عالمون کی اپنی جانب سی تمام

کہا ہاین ہین جو کہ جاہین آج اپنا دار ہی — دیکھ لین گی کل قیامت کو خدا غفار ہی

جو جہنا عار اوسکو اس خیال بد کی ساتہ — ہی ادب نفس اس سی کچہ نہین اینکا ما نتہہ (?)

ہی حجاب حب دنیا دیدۂ دل پر شدید — بس اسی سی ہی برابر تمکو سب پاک و پلید

جو کہ اعمی ازل مین معرفت کی نور سے — تا ابد بینا نہونگی وہ کسی دستور سے

ہو گیا ہی سو جہ جس حیز ہی ان کی پار (?) — کر سکی ہی مالش و صیقل کب اوسکو آبدار

دولت ایمان سی ذرہ بہی جو ہو گا بہرہ مند — کچہ تو ہین و کم اثر بخشیگا اوسکو وعظ و پند

لی نصیب اس نعمت عظمی سی ہو گا جو خبیث — کچہ نہ بہلا ہو گا نافع اوسکو قران و حدیث

بات تو یون ہی حقیقت مین شقی ہو یا سعید — ہی خدا ہی کی یہ قدرت مین دونو کی کلید

جسکو چاہی داخل جنت کری وہ کردگار — جسکو چاہی واصل دوزخ کری ہی اختیار

ای پیامبر بھی کوئی پا نہین سکتا بہشت — اور نہ بچ سکتا ہی دوزخ سی کوئی بی سرنوشت

جسکو دیتا ہی ہدایت خود وہ ہادی سبیل — کر نہین سکتا ہی اوسکو کوئی گمراہ و ذلیل

اور جسے گمراہ کرتا ہی وہی ای باخبر — دی نہین سکتا ہدایت کوئی اسکو راہبر

نوح پیغمبر سی تا عہد جناب مصطفی — غور تو کیجی ذرہ ای مومنان با صفا

کسقدر رہتی تہی دائم انبیا کی دین پناہ — واسطی کفار کے ساعی کہ لاوین راہ پر راہ

پر وہی آتی تہی راہ رست پر بی قیل و قال — چاہتا تہا جنکو اپنی لطف سی وہ ذو الجلال

انکی آگی سب ہین عاجز ہین جہان تک خاص و عام — کیا نبی و کیا ولی و کیا شہید و کیا امام

ہی مناسب ای محمد لی زبان اپنی کہو تمام — کردی اب اس مثنوی عبرت افزا کو تمام

تمام شد فسانۂ عبرت بنیاد یعنی قصۂ عاد من تصنیف لوذعی المعی مولوی محمد علی سلمہ العلی ۱۲ رجب ۱۲۹۹ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم
واسطی دین کی لڑنا نہ پئی طمع بلاد
ہی جو قرآن و احادیث مین خوبی جہاد
فرض ہی تم پہ مسلمانو جہاد کفار
جسکی پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد
جو مسلمان رہ حق مین لڑا لحظہ بہر
ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لی
دل سی اس راہ مین پیسا کوئی دیویگا اگر
زر بہی جو خرچ کیا اور لگائی تلوار
جو کہ مال اپنے سے غازی کو دیگا اسباب
جو نہ خود جاوی لڑائی مین نہ خرچی کچہ مال
جو رہ حق مین ہوی انکی بہنین مرتی ہین
مردہ امر کی سے ہین گناہ شہدا
فتنۂ قبر و غم صور و قیام محشر

یہ رسالہ ہی جہادیہ کہ کہتا ہے قلم
اہل اسلام اسی شرع مین کہتی ہین جہاد
ہم بیان کرتی ہین تھوڑا سا اسی کر لو یاد
اوسکا سامان کرو جلد اگر ہو دیندار
وہ جہنم سی بچا نار سے ہی وہ آزاد
روضۂ خلد برین ہوگیا واجب اوسپر
باغ فردوس ہی تلوار کی سائی کی تلی
سات سو اوسکو خدا دیویگا روز محشر
پہر تو دیویگا خدا اوسکی عوض سات ہزار
اوسکو بہی مثل مجاہد کی خدا دیگا ثواب
اوسپہ ڈالیگا خدا پیشتر از مرگ وبال
بلکہ وہ جیتی ہین جنت مین خوشی کرتی ہین
کیون نہ ہو جنگ مین کٹواتی ہین سر بہر خدا
ایسے حصہ ہون شہیدون کو نہین ہی کچھ ڈر

اونکا سر کاٹ لیا یا کہ کٹا اپنا سر
یعنی گرا لیا اونکو تو پہر بن آئے
ایکدن بہی یہ دنیا کا مزا چہوٹیگا
دوستو جب تمہین مرنا ہی مقرر ٹہرا
سیکڑون جنگ مین جاتی ہین وہ پہر آتی ہین
موت کا وقت معین ہی تو سن اپنا فعل
موت جبتک نہین ہرگز نہین مرتا کوئی
تم اگر ڈرتی ہو تکلیف سفر سی نہ ڈرو
جیسی عادت کری انسان سو ہوسکتا ہی
طمع دنیا کی لیے دیکھو ہزارون سپاہ
ہی عجب یہ کہ مسلمان ہی کہلاتی ہو
تم تو اس طور سی دنیا پہ بہت بہول گئے
جورو لڑکون کے لیے گہر مین چہپوگی کبتک
آج گر اپنی خوشی راہِ خدا جان دوگی
چہوڑوگے لذت دنیا کو اگر بہرِ خدا
سر تنگ پر گرکر گہر مین کا مرنا بہتر
گر رہِ حق مین نہ دو جان تو پچہتاوگی
ایک ہی شرط کہ تم مانو بدل حکم امام
جبکہ خود رای ہی لڑنی لگی در راہ جہاد

دونون صورت مین جو سمجہو تو ہمین ہی بہتر
ور سے گئے ماری تو پہر خاصی شہادت پاؤ
لشکرِ موت ترا ایک بدن لوٹیگا
پہر تو بہتر ہی کہ جان دیجیے در راہِ خدا
سیکڑون گہر مین ہی رہتے ہین تو مرجاتی ہین
پہر بہلا موت سی ڈرنی مین تجہی کیا حاصل
جب اجل آئیگی گہر مین نہ بچیگا کوئی
مرد ہو خطرۂ آرام کو دل سے کہو دو
عیش و آرام کی عادت کو ہی کہو سکتا ہی
چہوڑ گہر سر کو کٹاتی ہین یا نہین کرتے آہ
جہوٹی حیلے رہِ اللہ مین تبلاتے ہو
جورو لڑکون کی محبت مین خدا بہول گئی
نتیجہ صورت سے تبلاؤ بچوگے کب تک
پہر توکل چین سی جنت کی مزی لوٹوگی
پہر تو جنت مین ہمیشہ ہی اوڑاوگی مزا
یا رہِ حق مین فدا جان کا کرنا بہتر
اور پیمبر کو یہ منہ کیا بہلا دکہلاوگی
ورنہ تلوار لگانا ہی نہ آویگا کام
اونکا ناحق یہ بہاخون ہی محنت برباد